

عدالت عظمیٰ رپوس 2000 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ۔

بنام۔

انکم ٹیکس کمشنر کرناٹکا-1، بنگلور

11 مئی 2000

ایس۔ راجندر بابو اور وائی۔ کے۔ سا بھاروال، جسٹس۔

انکم ٹیکس ایکٹ 1961- دفعہ 264- سی آئی ٹی کے سامنے ٹیکس تشخیص الیہ کے ذریعے نظر ثانی۔ اے اے سی کے ذریعے دیے گئے حکم کے ایک حصے کے حوالے سے۔ ٹریبونل کے سامنے ریونیو کے ذریعے چیلنج کیے گئے حکم کے ایک حصے کے حوالے سے اپیل۔ کیا سی آئی ٹی کے سامنے حکم کے ایک حصے کے حوالے سے نظر ثانی قابل عمل ہے۔ منعقد نہیں۔ جو ٹریبونل کے حکم میں ضم ہو جاتا ہے وہ اے اے سی کے ذریعے مکمل طور پر دیا گیا حکم ہے نہ کہ جزوی طور پر۔

عمل اور طریقہ کار۔ انکم ٹیکس ایکٹ 1961- دفعہ 119- سی بی ڈی ٹی کے ذریعے جاری کردہ سرکلر۔ منعقد، پابند نہیں ہوتے ہیں جب عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ کے ذریعے قانون کا متضاد اعلان ہوتا ہے

تخمینہ کاری کے سال 1970-71 کے لیے، ٹیکس دہندہ نے آئی ٹی او کے سامنے اپنا ریٹرن فائل کیا جس نے مختلف بنیادوں پر اپیل تشخیص الیہ کی طرف سے دعویٰ کی گئی کچھ کٹوتیوں کی اجازت نہیں دی۔ آئی ٹی او کے تخمینہ کاری کے حکم کے خلاف، ٹیکس تشخیص الیہ نے اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے سامنے اپیل دائر کی جس کی جزوی طور پر اجازت دی گئی۔ ریونیو اور ٹیکس تشخیص الیہ دونوں نے انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے دوسری اپیلوں کو ترجیح دی، اس حد تک کہ ان میں سے ہر ایک ناراض تھا۔ ٹیکس تشخیص الیہ نے ٹریبونل کے سامنے اپنی اپیل واپس لے لی اور اسے قانون کی دفعہ 264 کے تحت نظر ثانی میں انکم ٹیکس کمشنر سے رجوع کرنے کی آزادی حاصل تھی۔ ٹریبونل نے ریونیو کی طرف سے دائر اپیل کو اہلیت پر مسترد کر دیا۔

ٹیکس تشخیص الیہ نے ٹریبونل کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 264 کے تحت نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ کمشنر نے نظر ثانی کی درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اسے دفعہ 264 کے تحت کسی بھی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ حکم کو اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل کا موضوع بنایا گیا تھا۔

موصول لینے والے نے کمشنر کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے تحریری درخواستیں دائر کی۔ اس معاملے پر غور کرنے والے واحد جج نے کمشنر کو ہدایت کی کہ وہ سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسز کی طرف سے جاری کردہ سرکلر نمبر XVI/11/69 کے لحاظ سے ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے دائر کردہ نظر ثانی کی درخواست پر غور کرے۔ اور اہلیت پر اس کے کیس کی جانچ کریں۔ ریونیو کی طرف سے ڈویژن بینچ کے سامنے اپیل کو ترجیح دی گئی۔

ڈویژن بینچ نے سی۔ آئی۔ ٹی۔ بنام ہندوستان ایروناٹکس، 157 آئی ٹی آر 325 کے فیصلے کے بعد عدالت عالیہ کی فل بینچ قرار دیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ نظر ثانی کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا اور کمشنر نے اسے مسترد کرنے کا جواز پیش کیا۔ ڈویژن بینچ نے فیصلہ دیا کہ انکم ٹیکس کمشنر اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے حکم کے ایک حصے سے، جس کے خلاف ٹیکس تشخیص الیہ، زیر التواء ہونے کے دوران یا نمٹائے جانے کے بعد، انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے محکمہ کی دوسری اپیل کے حکم کے دوسرے حصے کے خلاف پیش کی گئی ہے، جہاں اپیلٹ اور نظر ثانی کی کارروائی کا موضوع ایک جیسا نہیں ہے بلکہ الگ الگ معاملات سے متعلق ہے، دفعہ 264 کے تحت ٹیکس تشخیص الیہ کی نظر ثانی کی درخواست پر

غور نہیں کر سکتا۔

اس عدالت میں اپیل میں ٹیکس دہندہ کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ کی قیود 119 کے تحت بورڈ کی طرف سے جاری کردہ سرکلر کمشنر پر پابند ہیں جس کے لحاظ سے وہ اہلیت پر اپیل تشخیص الیہ کی نظر ثانی کی جانچ کرنے کا پابند ہے اور واحد جج کا حکم محض اس طرح کے کورس کو اثر انداز کرتا ہے۔ ریونیو نے دعویٰ کیا کہ بورڈ کی طرف سے دیئے گئے سرکلر یا ہدایات قانون کے تحت حکام پر قانون کے پابند ہیں لیکن جب عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ نے غور کے لیے پیدا ہونے والے سوال پر قانون کا اعلان کر دیا ہے تو یہ عدالت کے لیے کھلا نہیں ہوگا کہ وہ ہدایت کرے کہ ایک سرکلر کو عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ کے فیصلے میں ظاہر کردہ نقطہ نظر پر اثر انداز کیا جائے نہ کہ عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ کے فیصلے پر۔

منعقد: 1. انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ (4) 264 میں کہا گیا ہے کہ کمشنر اس دفعہ کے تحت کسی ایسے معاملے میں کسی حکم پر نظر ثانی نہیں کرے گا جہاں حکم اپیل ٹریبونل میں اپیل کا موضوع بنایا گیا ہو۔ ایسی کارروائی میں جو حتمی ہو جاتا ہے وہ اپیل ٹریبونل کا حکم ہے جو کمشنر کے مقابلے میں ایک اعلیٰ فورم ہے اور حکم جو اپیل کا موضوع ہے اسے دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا، ایک جو اپیل کا موضوع ہے اور دوسرا جو ٹریبونل کے سامنے اپیل میں زیر بحث نہیں تھا۔ ٹریبونل کے حکم میں جو چیز ضم ہو جاتی ہے وہ اپیل اسٹنٹ کمشنر کی طرف سے مکمل طور پر دیا گیا حکم ہوتا ہے نہ کہ جزوی طور پر۔ درحقیقت جہاں بھی مقننہ ایسے حالات میں فرق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں ایسے معاملات میں انضمام نہیں ہوگا، واضح طور پر فراہم کیا جاتا ہے۔ قانون کی دفعہ 263 جہاں ان احکامات کے معاملات میں نظر ثانی جائز ہے جو محصولات کے مفاد کے خلاف ہیں، اس کی وضاحت (سی) میں یہ فراہم کی گئی ہے جہاں اس ذیلی دفعہ میں مذکور اور تشخیص افسر کے ذریعے منظور کیا گیا کوئی حکم کسی اپیل کا موضوع رہا ہو، اس ذیلی دفعہ کے تحت کمشنر کے اختیارات ایسے معاملات تک پھیل جائیں گے جن پر اس طرح کی اپیل میں غور نہیں کیا گیا تھا اور فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ جہاں مقننہ کا ارادہ تھا کہ نظر ثانی کا دائرہ حکم کے اس حصے تک پھیلنا چاہیے جس پر غور نہیں کیا گیا تھا اور جس کا فیصلہ اپیل میں نہیں کیا گیا تھا اور اس طرح ضم نہیں ہوتا ہے، واضح طور پر فراہم کیا جاتا ہے۔ جب مقننہ ایکٹ کی دفعہ 264 کی اسکیم میں اس طرح کا فرق نہیں کرتا ہے تو عدالت عالیہ کا نظریہ درست معلوم ہوتا ہے۔ (234-بی-ایف)

و جے لکشمی لاری سروس بنام سی آئی ٹی، 1973 کا آئی ٹی آر سی 37 اور سی ڈبلیو ٹی بنام کستور بانی، 177 آئی ٹی آر، 188، پر انحصار کیا۔

2. ریونیو کی یہ دلیل کہ بورڈ کی طرف سے دیئے گئے سرکلر یا ہدایات قانون کے تحت حکام پر بلاشبہ پابند ہیں لیکن جب عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ نے غور کے لیے پیدا ہونے والے سوال پر قانون کا اعلان کیا تھا تو یہ عدالت کے لیے کھلا نہیں ہوگا کہ وہ ہدایت کرے کہ ایک سرکلر کو اثر انداز کیا جائے نہ کہ عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ کے فیصلے میں ظاہر کردہ نقطہ نظر کو برقرار رکھا جائے۔ (234-جی-ایچ؛ 235-اے)

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ: 1995 کی دیوانی اپیل نمبر 9104۔

1981 کے ڈبلیو اے نمبر 721 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 24.7.85 کے فیصلے اور حکم سے۔

اروند منوچا، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندہ کی طرف سے ڈاکٹر۔ وی۔ گوری شکر، ایس۔ راجا اور محترمہ سشما سوری۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راجیو ربابو، جسٹس: ہمارے سامنے اپیل کنندہ میسرز ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ ہے، جو مکمل طور پر مرکزی ملکیت والی سرکاری کمپنی ہے جو ہوائی جہازوں اور اس کے پرزوں کی تیاری میں مصروف ہے۔ تخمینہ کاری کے سال 1970-71 کے لیے، اپیل کنندہ نے متعلقہ آئی ٹی

او کے سامنے اپنا ریٹرن فائل کیا جس نے 15 مارچ 1973 کو دیے گئے ایک حکم کے ذریعے اپیل کنندہ کی طرف سے مختلف بنیادوں پر دعویٰ کی گئی کچھ کٹوتیوں کی اجازت نہ دے کر تخمینہ کاری مکمل کی۔ آئی ٹی او کے تخمینہ کاری کے حکم کے خلاف، ٹیکس تشخیص الیہ نے اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے سامنے اپیل دائر کی جس نے 27 اکتوبر 1976 کو دیے گئے حکم کے ذریعے جزوی طور پر اس کی اجازت دی۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے حکم سے، ریونیو اور ٹیکس تشخیص الیہ دونوں نے انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل، بنگلور کے سامنے دوسری اپیلوں کو اس حد تک ترجیح دی کہ ان میں سے ہر ایک ناراض تھا۔ تاہم، 9 مئی 1977 کو، ٹیکس تشخیص الیہ نے ٹریبونل کے سامنے اپنی اپیل واپس لے لی اور اسے انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ 264 کے تحت نظر ثانی میں کمشنر آف انکم ٹیکس (کمشنر) سے رجوع کرنے کی آزادی حاصل تھی۔ تاہم، 20 مئی 1978 کو ٹریبونل نے ریونیو کی طرف سے دائر اپیل کو اہلیت پر مسترد کر دیا۔

ٹیکس تشخیص الیہ نے 19 مئی 1977 کو ایکٹ کی دفعہ 264 کے تحت ٹریبونل کے سامنے پیش کی گئی شکایت کی حد تک نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ 22.12.78 پر کمشنر نے نظر ثانی کی درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اسے دفعہ 264 کے تحت کسی بھی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ یہ حکم اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل کے تابع کیا گیا تھا۔

کمشنر کے اس حکم کو چیلنج کرتے ہوئے ایک تحریری درخواست (نمبر 4803/79) دائر کی گئی تھی۔ اس فیوڈ پر غور کرنے والے واحد جج نے کمشنر کو ہدایت کی کہ وہ سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسز کی طرف سے جاری کردہ سرکلر نمبر XVI/11/69 (جسے اس کے بعد 'بورڈ' کہا جاتا ہے) کے لحاظ سے ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے دائر کردہ نظر ثانی کی درخواست پر غور کرے۔ اور اہلیت پر اس کے کیس کی جانچ پڑتال کریں۔ اس حکم سے ناراض ہو کر کمشنر نے ڈویژن بنچ کے سامنے اپیل دائر کی۔

عدالت عالیہ کی فل بنچ کے سی آئی ٹی بنام ہندوستان ایروناٹکس، 157 آئی ٹی آر 325 کے فیصلے کے بعد ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر نظر ثانی کی درخواست کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا اور کمشنر نے اسے مسترد کرنے کا جواز پیش کیا۔ فل بنچ کی طرف سے زیر غور سوال مندرجہ ذیل تھا:

"کیا انکم ٹیکس کمشنر انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 264 کے تحت ٹیکس تشخیص الیہ کی نظر ثانی کی درخواست پر غور کر سکتا ہے، جسے اپیلٹ کمشنر کے حکم کے ایک حصے سے پیش کیا گیا ہے، جس کے خلاف ٹیکس تشخیص الیہ زیر التواء کے دوران یا نمٹارے کے بعد، جیسا بھی معاملہ ہو، انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے محکمہ کی دوسری اپیل کو اسی حکم کے دوسرے حصے کے خلاف ترجیح دی گئی ہے جہاں اپیلٹ اور نظر ثانی کی کارروائی کا موضوع ایک جیسا نہیں ہے بلکہ مختلف معاملات سے متعلق ہے۔

مذکورہ سوال کا جواب منفی میں دیا گیا۔

یہ نظریہ 1973 کے وجے لکشمی لاری سروس کیس، آئی ٹی آر سی 37 میں بیان کردہ سابقہ نظریہ کا اعادہ ہے۔ کمشنر نے درحقیقت وجے لکشمی لاری سروس کیس میں عدالت عالیہ کے فیصلے کی پیروی کی تھی۔ ہمارے لیے معاملے کے اس پہلو کو مزید وسعت دینا ضروری نہیں ہے کیونکہ سی ڈبلیو بی نام کستور بانی، 177 آئی ٹی آر 188 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ کمشنر کو دفعہ 264 کے تحت کسی بھی حکم پر نظر ثانی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اگر حکم "اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل کے تابع کیا گیا ہے، چاہے نظر ثانی میں دعویٰ کی گئی راحت اپیل میں دعویٰ کی گئی راحت سے مختلف ہو اور اس حقیقت سے قطع نظر کہ اپیل ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے ہے یا محکمہ کی طرف سے"۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دفعہ (4) 264 میں کہا گیا ہے کہ کمشنر اس دفعہ کے تحت کسی ایسے معاملے میں کسی حکم پر نظر ثانی نہیں کرے گا جہاں حکم اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل کا موضوع بنایا گیا ہو۔ ایسی کارروائی میں جو حتمی ہو جاتا ہے وہ اپیلٹ ٹریبونل کا حکم ہے جو کمشنر کے مقابلے میں ایک اعلیٰ فورم ہے اور حکم جو اپیل کا موضوع ہے اسے دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ ایک جو اپیل کا موضوع ہے اور دوسرا جو ٹریبونل کے سامنے اپیل میں زیر بحث نہیں تھا۔ ٹریبونل کے حکم میں جو چیز ضم ہو جاتی ہے وہ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کی طرف سے مکمل طور پر دیا گیا حکم ہوتا ہے نہ کہ جزوی طور پر۔ درحقیقت جہاں متقنہ ایسے

حالات میں فرق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں ایسے معاملات میں انضمام نہیں ہوگا، واضح طور پر فراہم کیا جاتا ہے۔ ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 263 جہاں ان احکامات کے معاملات میں نظر ثانی جائز ہے جو ریونیو کے مفاد کے خلاف ہیں، اس کی وضاحت (سی) میں فراہم کی گئی ہے جہاں اس ذیلی دفعہ میں مذکور کوئی حکم اور تشخیصی آفیسر کے ذریعے منظور کیا گیا حکم کسی بھی اپیل کا موضوع رہا ہو، اس ذیلی دفعہ کے تحت کمشنر کے اختیارات ایسے معاملات تک پھیل جائیں گے جن پر اس طرح کی اپیل میں غور نہیں کیا گیا تھا اور فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ جہاں مقننہ کا ارادہ تھا کہ نظر ثانی کا دائرہ حکم کے اس حصے تک پھیلنا چاہیے جس پر غور نہیں کیا گیا تھا اور جس کا فیصلہ اپیل میں نہیں کیا گیا تھا اور اس طرح ضم نہیں ہوتا ہے، واضح طور پر فراہم کیا جاتا ہے۔ جب مقننہ ایکٹ کی دفعہ 264 کی اسکیم میں اس طرح کا فرق نہیں کرتا ہے تو عدالت عالیہ کا نظریہ ہمیں درست معلوم ہوتا ہے۔

تاہم، اپیل کنندہ کے وکیل نے نونیت لال سی جاویری بنام کے کے سین، انکم ٹیکس کی اے اے سی، 56 آئی ٹی آر 198، ایلمین لائنز لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی 82 آئی ٹی آر 913 اور کے۔ پی۔ ورگیسی بنام آئی ٹی او، آئی ٹی آر 597، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ ایکٹ کی قیود 119 کے تحت بورڈ کی طرف سے جاری کردہ سرکلر کمشنر پر پابند ہے جس کے لحاظ سے وہ اہلیت کے لحاظ سے اپیل کنندہ کی نظر ثانی کی جانچ کرنے کا پابند تھا اور فاضل واحد جج کا حکم محض اس طرح کے کورس کو اثر انداز کرتا ہے۔ تاہم ریونیو کی فاضل سینئر ایڈووکیٹ ڈاکٹر گوری شنکر نے اس عدالت کے کئی فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے نشاندہی کی کہ بورڈ کی طرف سے دیئے گئے سرکلر یا ہدایات قانون کے تحت حکام پر بلاشبہ پابند ہیں لیکن جب عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ نے غور کے لیے پیدا ہونے والے سوال پر قانون کا اعلان کر دیا ہے تو عدالت کے لیے یہ ہدایت دینے کے لیے کھلا نہیں ہوگا کہ سرکلر کو عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ کے فیصلے میں ظاہر کردہ نقطہ نظر پر اثر انداز کیا جائے نہ کہ۔ ہمیں ریونیو کے فاضل سینئر ایڈووکیٹ کی طرف سے کی گئی اس درخواست میں بہت طاقت ملتی ہے اور اس اپیل میں بالکل کوئی اہلیت نہیں ملتا ہے اور وہی مسٹر دہوجاتی ہے، لیکن کیس کے حالات میں، اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

وی۔ ایم

اپیل مسٹر دکردی گئی۔